سوال

(71) میدانِ جہاداورماں کی اجازت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے جاد کرنے کا بہت شوق ہے، مگرماں اجازت نہیں دیتی۔ کیا ماں یا باپ کی اجازت کے بغیر جہاد ہو جائے گا؟ اگر ان میں سے ایک مان جائے ایک نہ مانے توکیا پھر بھی جہاد ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر نفیر عام یعنی فرض عین نہ ہوتوجہاد بالسیف کے لئے مسلم والدین کی اجازت ضروری ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (سیدنا) جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جہاد کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمھارے والدین زندہ ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: تم ان (کی خدمت) میں جہاد کرو۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۲۱ ح ۳۰۰۴، صحیح مسلم: ۵/۲۵۴۹)

اس حدیث اور دیگر احادیث سے جمہور علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اگر والدین مسلمان ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا جائز نہیں الا یہ کہ جہاد فرض عین ہو اور نفیر عام کا حکم ہو۔ دیکھئے فتح الباری (ج ۶ ص ۱۴۰، ۱۴۱)

خلاصہ یہ کہ والدین کی رضامندی ضروری ہے اس مسئلہ میں تفصیلی بحث ''الجہاد فی سبیل اللہ'' لعبداللہ بن احمد الدکتور (ج ۱ ص ۹۰۔ ۹۲) وغیرہ میں موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص211

محدث فتویٰ